السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہائیت کی طرف انتساب

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی فقہی کونسل نے فرقہ بہائیہ کا جائزہ لیا جو گزشتہ صدی کے نصف آخر میں بلاد فارس (ایران) میں ظاہر ہوا اور آج اسلامی وغیرہ اسلامی ملکوں میں اس سے وابستہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں اس فرقہ کے بارے میں علماء و مصنفین اور اس فرقہ کی حقیقت سے آگاہ لوگوں نے جو اس کی نشات دعوت کتابوں اور اس فرقہ کے بانی مرزا حسین علی مازندرانی---20/محرم 1233/ہجری بمطابق 12 نومبر 1817/کو پیدا ہوئے---اس کے پیرو کاروں کے کردار واخلاق اس کے خلیفہ ولی عہد عباس آفندی مسمی عبدالبهاء اور اس فرقہ کی دینی تنظیموں کے بارے میں جو لکھا ہے اس کا جائزہ لیا ہے۔ بہت سے قابل اعتماد مصادر ماخذ کے مطالعہ کے بعد جن میں سے کچھ کتابیں خود بہائی مصنفین کے قلم سے ہیں کونسل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ: بہایت ایک نیا ایجاد کردہ دین ہے جو بابیت کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور خود بابیت بھی ایک نیا ایجاد کردہ دین ہے جسے علی محمد۔جو یکم محرم 1235/ہجری بمطابق اکتوبر 1819/ء کو شیراز میں میں پیدا ہوا----نے ایجاد کیا تھا ابتدا میں یہ شخص صوفی و فلسفی تھا اور طریقہ شیخ سے وابستہ تھا جس کا بانی اس کا گمراہ شیخ کاظم رشتی خلیفہ تھا جو کہ احمد زین الدین احسائی کے نام سے مشہور تھا طریقہ شیخ کے اس گمراہ بانی کا خیال یہ تھا کہ اس کا جسم ملائکہ کی طرح نورانی ہے اس طرح اور بھی بہت باطل ہفوات وخرافات کو اس شخص نے اختیار کر رکھا تھا علی محمد پہلے اپنے شیخ کے ان اقوال کا قائل تھا لیکن پھر یہ اس سے الگ ہو گیا اور پھر کچھ عرصہ بعد ایک نئے روپ میں ظاہر ہوا اور دعوی کرنے لگا کہ میں وہ علی بن ابی طالب ہوں جس کے بارا میں رسول (ﷺ) نے فرمایا کہ:

انا مدینة العلم وعلی بابها (جامع ترمذی)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ "اس طرح اس نے اپنے آپ کو "باب" کہلانا شروع کر دیا پھر اس کے بعد اس نے یہ دعوی کیا کہ وہ مہدی منتظر کے لئے باب ہے اور پھر ایک اور قدم آگے بڑھ کر مہدی ہونے کا دعوی کر دیا پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس نے الوہیت کا دعوی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اعلی کہنا شروع کر دیا جب مرزا حسین علی مازندارانی مسمی بالبهاء نے اپنی دعوت کو شروع کیا تو باب نے بھی اس کی دعوت کو قبول کر لیا لیکن جب اس کے کفر اور فتنہ کی وجہ سے باب کو قتل کر دیا گیا تو مرزا حسین علی نے اعلان کی کہ باب نے اس کے حق میں یہ وصیت کی ہے کہ بابیوں کا بھی سربراہ بھی یہی ہے اس طرح از خود ہی یہ بابیوں کا بھی سربراہ بن گیا اور اپنے آپ کو اس نے بہاء الدین کے نام سے موسوم کر لیا تھا۔ پھر اس نے ایک اور زقند لگائی اور یہ اعلان کیا کہ سابقہ تمام دین اس کے ظہور کے پیش خیمہ کے طور پر دنیا میں آئے تھے اور اس کے دین کے سوا دیگر تمام دین ناقص ہیں یہ خود اللہ تعالی کی صفات سے متصف ہے اللہ تعالی کے تمام افعال کا یہ سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالی کا اسم اعظم یہی ہے رب العالمین سے مراد بھی یہی ہے جس طرح اسلام کی آمد سے سابقہ تمام دین منسوخ ہو گئے اسی طرح بہائیت کی آمد سے اسلام بھی منسوخ ہو گیا ہے باب اور اس کے پیرو کاروں نے قرآن عظیم کی آیات کی جو تاویلیں کیں وہ حد درجہ عجیب وغریب اور ان کی باطنیت کی مظہر تھیں یہ تاویلیں انہوں نے اس لئے کیں تاکہ قرآنی آیات کو اپنی خبیث دعوت کے لئے استعمال کر سکیں اس نے یہ دعوی بھی کر دیا تھا کہ آسمانی شریعتوں کے احکام بدل دینے کا اسے اختیار حاصل ہے اور پھر اس نے عبادتوں کی بھی نئی نئی صورتیں ایجاد کیں جن کے مطابق اس کے پیرو کار عمل کرتے تھے۔ ثابت شدہ نصوص کی شہادت کی روشنی میں کونسل کے سامنے یہ واضح ہو گیا ہے کہ بہائیوں کا عقیدہ اسلام کے بالکل خلاف ہے اس عقیدہ کا قیام انسانی بت پرستی کی بنیاد پر ہے کہ اس عقیدہ میں بہاء کی الوہیت کا دعوی بھی کیا گیا ہے اور یہ دعوی بھی کہ اسلامی شریعت کے احکام تبدیل کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے بہائیت کے ان افکار و آراء کی بنیاد پر کونسل باتفاق رائے یہ قرار دیا کہ بہائیت اور بابیت دائرہ اسلام سے خارج ہیں بلکہ یہ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہیں ان کے پیرو کار کھلم کھلا کافر ہیں ان کے کفر میں شک کی قطعا کوئی گنجائش نہیں۔ کونسل تمام مسلمانوں کو یہ تلقین کرتی ہے کہ وہ اس مجرم اور کافر گروہ کی دسیسہ کاریوں سے بچیں اس کا مقابلہ کریں اپنے آپ کو اس کے شر سے بچائیں کیونکہ یہ بات اب کوئی راز نہیں ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہچانے کے لئے استعماری حکومتیں اس تحریک کی پشت پناہی کر رہی ہیں

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38